فضائل علم الحدیث

(از قلم مولوی محمد عبدالنور صاحب بیربھومی متعلم جماعت ثالثہ مدرسہ رحمانیہ دہلی)

برادران ملت۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انبیائے کرام اللہ پاک کے برگزیدہ بندے ہوا کرتے ہیں اور دیگر انسانوں سے ان کا درجہ بہت کچھ بڑھا ہوا ہوتا ہے وہ بالکل معصوم ہوا کرتے ہیں خطا وعصیان ان سے سرزد نہیں ہوتا وہ اللہ پاک کے مقرب بندے ہوتے ہیں۔ دنیا میں اس غرض سے مبعوث کئے جاتے ہیں تاکہ مخلوق کو سیدھی راہ دکھائیں اور یہ بتلادیں کہ تمہارا معبود حقیقی خداوند قیوم ہے عبادت اور پوجا اسی کو لائق وزیبا ہے دوسرے کے سامنے سرکو خم کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے ان تمام انبیائے کرام میں سب سے بڑھکر جنکا رتبہ اور درجہ ہے وہ ہمارے پیارے نبی رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین محبوب رب العلمین سرور کائنات محمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ ہستی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ساری مخلوقات سے بڑھا ہوا ہے جتنی خوبیاں اور معجزے تمام انبیائے کرام کے اندر موجود تھے وہ تمام خوبیاں اور تمام محاسن اور محامد صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر تنہا موجود ہیں چنانچہ کسی نے کہا ہے ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ✣ انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس جبکہ یہ امر مسلم ہو چکا کہ داعی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ سب نبیوں سے بڑھا ہوا ہے تو اب یہ بھی ماننا پڑے گا کہ جس طرح سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ تمام مخلوقات سے بڑھا ہوا ہے ٹھیک اسی طرح آپ کے اقوال کا درجہ بھی تمام مخلوقات کے اقوال سے برتر اور اعلیٰ ہے جس طرح اللہ پاک کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ہے اسی طرح قرآن مجید کے بعد احادیث نبویہ کا درجہ ہے بمصداق کلام الملوک ملوک الکلام یعنی بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ چنانچہ مذہب اسلام کا یہ اصول ہے کہ جس طرح قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر ایمان لانا اور اس کو صحیح اور من جانب اللہ سمجھنا فرض ہے ٹھیک اسی طرح احادیث صحیحہ پر بھی ایمان لانا فرض اور ضروری ہے جو شخص قرآن مجید کو تسلیم کرے گا اور احادیث نبویہ کا منکر ہوگا۔ اس کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا جائیگا اور اس کے اوپر کفر کا فتویٰ لگایا جائیگا اس سے ترک موالات کیا جائے گا کیونکہ خداوند قیوم کا ارشاد ہے من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جس نے رسول کا کہنا مان لیا اور اس کی تابعداری کی گویا کہ خداوند قیوم کی تابعداری کی۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم فانتھوا یعنی پروردگار عالم فرماتا ہے کہ جو کچھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دیویں اس کو لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے باز آجاؤ۔ ایک جگہ اللہ پاک فرماتا ہے فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول واولی الامر منکم یعنی اے لوگو جب کبھی تمہارے آپس میں تنازع اور جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے تو اس وقت تم کو چاہئے کہ اپنے معاملات کو خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو

داعی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنت رسولہ۔ یعنی جو شخص قرآن وحدیث پر عمل پیرا رہیگا وہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حدیث طلب کرنے کیلئے نکلتا ہے اس کیلئے دریاؤں میں مچھلیاں دعا کرتی ہیں اور چیونٹیاں اپنے گھروں میں دعا کرتی ہیں فرشتے اس کے قدموں کے نیچے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اللہ اللہ یہ اس انسان کی فضیلت بیان کی جارہی ہے جو کہ علم حدیث طلب کرنے کیلئے نکلتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ علم حدیث کیلئے تمام چیزیں جتنی زمین وآسمان میں ہیں تمام دعائیں کرتی ہیں پھر فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے کہ چودھویں تاریخ کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے کہ جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی اللہ کے بندوں میں سے زیادہ ڈرنے والے علماء ہوا کرتے ہیں آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حدیث کی طلب کیلئے نکلا وہ اللہ کے راستہ میں ہے یہانتک کہ وہ واپس گھر آجائے اسی حالت میں اگر اس کا انتقال ہوجائے تو گویا اس نے شہادت کا درجہ حاصل کرلیا اللہ اللہ یہ علم حدیث کے فضائل ہیں جنھوں نے محدثین کرام اور سلف صالحین عظام نے طرح طرح کی مشکلات اور مصائب وآلام کا مقابلہ کرکے حاصل کیا ایک ایک حدیث کے لئے نہ معلوم کتنی دور کا پیدل سفر کرکے جاتے تھے درخت کی پتیاں کھاکر زندگی بسر کرتے تھے انھیں کی محبت اور کاوش کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہمارے لئے اتنی آسانیاں ہوگئیں ہیں لیکن موجودہ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ علم حدیث کو انھوں نے چھوڑدیا اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علم حدیث کو پڑھنا اپنے لئے برا سمجھنے لگے ہیں جو لوگ علم حدیث پڑھتے ہیں ان کو حقارت اور ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آج مسلمانوں نے علوم احادیث کو چھوڑکر اپنی حیات مستعار کو دیگر علوم دنیاوی کے لئے وقف کردیا ہے کوئی مناطقہ اور فلاسفہ کے فضول اور لغو کواسات میں اپنی عمر ضائع کررہا ہے کوئی نصاریٰ اور اہل ہنود کی زبانوں کے سیکھنے کیلئے کوشش کررہا ہے میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان علوم کا پڑھنا جائز نہیں ہے نہیں نہیں بلکہ میرے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ علوم احادیث سے اس طرح چشم پوشی اور اغماز کرنا مسلمانوں کو کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔

آج اکثر مدارس عربیہ آپ جائیں اور وہاں جاکر دیکھیں کہ کس طرح سے علم حدیث کے ساتھ ناانصافیاں کی جارہی ہیں چنانچہ بعض درسگاہوں کا یہ حال ہے کہ وہاں بخاری شریف چار پانچ مہینہ میں ختم کرائی جاتی ہے اللہ اکبر بخاری وہ کتاب ہے۔ جسکو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پندرہ برس میں تصنیف کیا آج اسکو چار پانچ مہینہ میں ختم کرایا جاتا ہے یہ بڑی درسگاہوں کا حال ہے اور دوسری درسگاہوں کا حال اللہ ہی کو علم ہے کہ کیا ہوگا۔ طالبین علم حدیث کے اوپر آوازیں کسی جاتی ہیں ان کی پھبتیاں اڑائی جاتی ہیں آج جو علم حدیث کے فضائل کو بیان کرتا ہے اسکو مفتن اور مفسد قرار دیا جاتا ہے خدا کی قسم میں تو کہتا ہوں کہ جس کے دل میں علم حدیث کی قدر وعزت نہیں ہے اسکے ایمان میں کمی ہے ایک محدث خواب دیکھتے ہیں کہ آنحضورؐ سے ملاقات ہوئی ہے اور یہ محدث فقہ کی کتابیں پڑھایا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ میری کتاب پڑھاؤ محدث پوچھتے ہیں کہ آپ کی کتاب کیا ہے اے اللہ کے رسولؐ۔ آپ فرماتے ہیں بخاری شریف پس میرے بھائیو ہم بھی آج سے اپنا اصلی مقصد علوم احادیث کو حاصل کرنا قرار دے لیں۔ ہاں اس کے ضمن میں دوسرے علوم کو بھی حاصل کریں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں لیکن اپنی توجہات کا مرکز دیگر علوم وفنون کی طرف کرکے اور علم حدیث سے بے پرواہ ہوجائیں تو یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے خدا ہم کو اور آپ لوگوں کو علم حدیث پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین فقط۔